7886 ـ نماز ميں دعاء كرنے كا مناسب طريقہ

سوال

ميں نماز ميں دعاء كرنے كا مناسب اور وہ طريقہ معلوم كرنا چاہتا ہوں جو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے كيا تھا، كيا يہ نماز كے بعد ہے، يا كہ دو سجدوں كے مابين يا قيام ميں يا كسى اور وقت ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ تعالى آپ پر رحم كرے آپ كو يہ معلوم ہونا چاہيے كہ نماز ميں كوئى ايك جگہ دعاء كے ليے مخصوص نہيں، بلكہ نماز ميں دعاء كو كئى ايك مقام پر كى جاتى ہے، علماء كرام نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے بيان كيا كہ تكبير تحريمہ سے ليكر سلام تك كئى ايك مقام پر دعا ہوتى ہے.

اور يہ بھى كہ نماز كے بعد دعاء كرنا سنت ہے، اس وقت كئى ايك دعائيں ہيں، جن كا بيان ان شاء اللہ آگے ہو گا.

اور آپ كو يہ بھى علم ہونا چاہيے كہ سب سے بہتر اوراچھا طريقہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا طريقہ ہے، اور سب سے افضل علم اور قول وہ ہے جو سنت نبويہ كے موافق ہو، اور الفاظ بھى سب سے بہتر اور افضل وہى ہيں جو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے الفاظ ہيں؛ كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم عربى زبان كو سب لوگوں سے زيادہ جانتے تھے، اور ان ميں سے سب سے زيادہ فصيح اللسان بھى تھے، اور بيان كے اعتبار سے بھى سب سے بہتر بلكہ اللہ سبحانہ وتعالى نے تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو توفيق دى تھى كہ بہت سے معانى كو بہت ہى قليل سى كلام ميں بيان فرما ديتے تھے جسے جوامع الكلم كا نام ديا جاتا ہے.

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو يہ فرماتے ہوئے سنا:

" مجھے جوامع الكلم دے كر مبعوث كيا گيا ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (6611) صحيح مسلم حديث نمبر (523).

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی كہتے ہيں:

مجھ تك يہ بات پہنچی ہے كہ جوامع الكلم يہ ہيں كہ اللہ سبحانہ وتعالی بہت سے امور جو پہلی كتابوں ميں لكھے جاتے تھے وہ ايك يا دو امر ميں جمع فرما ديتے.

تو اس بنا پر اگر آپ نماز ميں مشروع مقامات پر دعاء كرنا چاہتے ہيں جہاں دعا كرنی مستحب ہے تو پھر افضل ترين دعاء وہ ہے جو رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم كے الفاظ ميں ہے اس ليے آپ رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم كے الفاظ والی دعاء ہی كريں.

دوم:

اگر آپ ايسا نہ كرسكيں، اور آپ كو يہ دعائيں حفظ نہيں تو پھر سب سے بہترين دعاء وہ جو تكلف اور تصنع اور كلام ميں پيھلاؤ سے دور ہو، اور جو مسجع مقفع كلام سے بعيد ہو، اور دعاء اپنی اس ضرورت اور حاجت كے موافق ہو جو آپ چاہتے ہيں، اور اللہ تعالی آپ پر اسے كھول دے.

ايك حديث ميں آيا ہے كہ رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے ايك شخص سے كہا:

" تم نماز ميں كيا كہو گے؟

تو اس شخص نے عرض كيا ميں تشھد پڑھ كر پھر يہ دعاء كرونگا:

" اللهمّ إني أسألك الجنة وأعوذ بك من النار "

اے اللہ ميں تجھ سے جنت كا سوال كرتا ہوں، اور جہنم كی آگ سے پناہ مانگتا ہوں "

ليكن ميں آپ اور معاذ رضی اللہ تعالی عنہ كی گنگناہٹ كو اچھی طرح ادا نہيں كر سكتا.

چنانچہ رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ان دونوں كے ارد گرد ہی گنگناؤ "

سنن ابو داود حديث نمبر (792) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحيح ابو داود ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

سوم:

اور نماز سے سلام پھیر کر دعاء کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، جب نماز سے فارغ ہوتے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم درج ذیل کلمات کہا کرتے تھے:

" استغفراللہ، استغفراللہ، استغفر اللہ " پھر باقی دعائیں کرتے جو احادیث میں وارد ہیں، ان کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (7646) کے جواب کا مطالعہ کریں.

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" ہمارے علم کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرضی نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعاء کرنا ثابت نہیں، اور نہ ہی صحابہ کرام سے ثابت ہے، آج کل جو لوگ فرضی نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعاء کرتے ہیں اس کی کوئی اصل اور دلیل نہیں ہے " اھ

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن باز (1 / 74).

اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

نماز سے سلام پھیرنے کے بعد قبلہ رخ یا مقتدیوں کی جانب رخ کر کے دعاء کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نہیں، اور نہ ہی اس میں کوئی صحیح یا پھر حسن روایت ملتی ہے.

اسی طرح نماز فجر اور نماز عصر کو اس کے لیے خاص کرنا بھی کسی خلیفہ راشد سے ثابت ہے، اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نےایسا کیا اور نہ ہی اپنی امت کی اس طرف راہنمائی کی.

بلکہ سنت کے عوض میں کسی شخص نے اسے اچھا اور مستحسن عمل قرار دیا ہے. واللہ اعلم.

نماز کے متعلقہ عام دعائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی کیں اور اس کا حکم بھی دیا، نمازی کے شایان شان بھی یہی ہے، کیونکہ نمازی اپنے رب کے سامنے کھڑا اس سے سرگوشیاں اور مناجات کر رہا ہے، لہذا جب نماز سے سلام پھیر لیا تو یہ مناجات و سرگوشیاں ختم ہو گئیں، اوراس کے سامنے سے یہ کھڑا ہونا اور قرب زائل ہو گیا، تو پھر وہ مناجات و سرگوشیاں کرنے اور قرب کی حالت اور اس کی طرف متوجہ ہونے کے وقت کس طرح اس سے سوال کرنا ترک کرتا ہے، لیکن جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس سے سوال کرنا شروع کر دیا؟!

بلا شك و شبہ اس كے برعكس حالت نمازى كے ليے بہتر اور اولى ہے، مگر يہاں ايك بہت ہى لطيف اور باريك نقطہ ہے وہ كہ: جب نمازى نماز سے فارغ ہو كر اللہ تعالى كا ذكر اور اس وحدانيت اور حمد و تعريف اور تكبير مشروع اذكار كے ساتھ بيان كرتا ہے، تو اس كے بعد اس كے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم پر درود پڑھنا اور اس كے بعد جو چاہے اللہ تعالى سے مانگنا مستحب ہے، تو اس كى يہ دعاء اس دوسرى عبادت كے بعد ہو گى، نہ كہ نماز كے بعد كيونكہ جو شخص بھى اللہ تعالى كا ذكر كرتا اور اس كى حمد و تعريف بيان كرتا اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم پردرود و سلام پڑھے اس كے اس كے بعد دعاء كرنا مستحب ہے.

جيسا كہ فضالۃ بن عبيد رضى اللہ تعالى عنہ كى حديث ميں ہے:

" جب تم ميں سے كوئى نماز ادا كرے تو الحمد اللہ اور اللہ كى ثناء سے ابتداء كرے، پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم پر درود پڑھے پھر جو چاہے دعاء كرے "

امام ترمذى كہتے ہيں يہ حديث صحيح ہے، امام حاكم نے اسے صحيح كہا ہے اور ذہبى نے اس كى موافقت كى ہے.

ديكھيں: زاد المعاد (1 / 257 - 258).

چہارم:

نماز ميں دعاء كے مقامات كو ذيل ميں مختصر طور پر پيش كرتے ہيں:

1 - تكبير تحريمہ كے بعد اور سورۃ فاتحہ سے قبل درج ذيل دعاء پڑھى جائيگى، اسے دعاء استفتاح كا نام ديا جاتا ہے:

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم جب نماز شروع كرتے تو كچھ دير كے ليے خاموش رہتے، ميں نے كہا: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ميرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ تكبير تحريمہ اور قرآت كے مابين خاموشى كے وقت كيا پڑھتے ہيں ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: ميں يہ كلمات پڑھتا ہوں:

" اللهم باعد بيني وبين خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب اللهم نقني من خطاياي كما ينقى الثوب الأبيض من الدنس

اللهم اغسلني من خطاياي بالثلج والماء والبرد "

اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اس طرح دوری ڈال دے جس طرح تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری ڈال رکھی ہے، اے اللہ مجھے میرے گناہوں سے اس طرح پاک صاف کر دے جس طرح ایک سفید کپڑا میل کچیل سے پاک کیا جاتا ہے، اے اللہ مجھے میرے گناہوں سے برف، پانی، اور اولوں کے ساتھ دھو ڈال "

صحیح بخاری حدیث نمبر (711) صحیح مسلم حدیث نمبر (598).

2 ـ وتر کی دعاء قنوت:

حسن بن علی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں:

" مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں میں پڑھنے کے لیے یہ کلمات سکھائے:

" اللهمّ اهدني فيمن هديت وعافني فيمن عافيت وتولني فيمن توليت وقني شرما قضيت فإنك تقضي ولا يقضى عليك وإنه لا يذل من واليت ولا يعز من عاديت تباركت ربنا وتعاليت "

اے اللہ مجھے ان لوگوں میں ہدایت نصیب فرما جنہیں تو نے ہدایت دی ہے، اور جن لوگوں کو تو نے عافیت دی ہے ان میں مجھے بھی عافیت سے نواز، اور جن لوگوں تو خود والی بنا ہے ان میں میرا بھی والی بن، اور تو نے جو فیصلے کیے ہیں ان کے شر سے مجھے محفوظ رکھ، کیونکہ تو فیصلے کرتا ہے اور تیرے خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا، یقینا جس کا تو دوست بن جائے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا، اور جس کا تو دشمن بن جائے اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا، اے ہمارے رب تو عزت والا اور بلند و بالا ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (464) سنن نسائی حدیث نمبر (1745) سنن ابو داود حدیث نمبر (1425) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1178) اس حدیث کو ترمذی وغیرہ نے حسن قرار دیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (429) میں صحیح قرار دیا ہے.

3 ـ مسلمانوں پر عمومی مصائب نازل ہونے کے وقت رکوع کے بعد اٹھ کر دعاء کرنا جسے قنوت نازلہ کا نام دیا جاتا ہے.

یہ دعاء ہر فرضی نماز میں عام ہے اور حالات کے مطابق دعاء کی جاتی ہے مقتدی امام کے پیچھے آمین کہینگے.

اس کی تفصیل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (20031) کا جواب دیکھیں.

4 ـ رکوع میں پڑھی جانے والی دعائیں:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

" سبحانك اللهمّ ربنا وبحمدك اللهمّ اغفر لي "

اے اللہ ہمارے رب تو پاك ہے، اور تو اپنی تعریف کے ساتھ اےاللہ مجھے بخش دے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (761) صحیح مسلم حدیث نمبر (484).

5 ـ سجدہ میں کی جانے والی دعاء:

اور پھر سجدہ میں دعاء کرنا سب سے افضل اور بہتر دعاء ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم میں سے کوئی ایك اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ کرے، چنانچہ سجدہ میں کثرت سے دعاء کیا کرو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (482).

سجدہ میں دعاء کے متعلق بہت سی احادیث ہیں جن کا یہاں ذکر کرنا ممکن نہیں.

6 ـ دو سجدوں کے درمیان دعاء کرنا:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے درمیان یہ دعاء پڑھا کرتے تھے:

" اللهمّ اغفر لي وارحمني واجبرني واهدني وارزقني "

اے اللہ مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما، اور میرا نقصان پورا کر دے اور مجھے ہدایت نصیب فرما، اور مجھے

روزی عطا فرما "

سنن ترمذی حدیث نمبر (284) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (898) اس کے علاوہ بھی کئی اور دعائیں ہیں، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

7 ۔ تشھد کے بعد اور سلام پھیرنے سے قبل دعاء:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم میں سے کوئی آخری تشھد سے فارغ ہو تو وہ اللہ تعالی سے چار اشیاء کی پناہ کے لیے یہ دعاء پڑھے:

" اللهمّ إني أعوذ بك من عذاب جهنم ومن عذاب القبر ومن فتنة المحيا والممات ومن شر فتنة المسيح الدجال "

اے اللہ میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اور عذاب قبر سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے، اور مسیح الدجال کے فتنہ کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1311) صحیح مسلم حدیث نمبر (588) یہ الفاظ صحیح مسلم کے ہیں.

اور بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسی دعاء سکھائیں جو میں اپنی نماز میں کیا کروں.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ دعاء پڑھا کرو:

" اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا ، وَلا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلا أَنْتَ ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ ، وَارْحَمْنِي إِنَّك أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ "

اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے، اور تیرےعلاوہ کوئی اور گناہ بخشنے والا نہیں ہے، چنانچہ تو مجھے خاص اپنی جانب سے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما، یقینا تو بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (834) صحیح مسلم حدیث نمبر (2705).

پھر اس کے بعد جو چاہے دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعاء کرے، کیونکہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی کی حدیث میں ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تشھد سکھائی اور پھر اس کے آخر میں فرمایا:

" پھر اسے اختیار ہے جو چاہے سوال کرے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5876) صحیح مسلم حدیث نمبر (402).

نماز میں مانگی جانے والی دعائیں تو بہت ہیں جو اس جواب میں سب بیان نہیں ہو سکتیں، صرف اتنا ہے کہ ہم نے اس جواب میں بعض دعاؤں کی طرف اشارہ کر دیا ہے، اور سائل ۔ اور ہر مسلمان ۔ کو ہماری نصیحت ہے کہ اس کے پاس امام نووی رحمہ اللہ تعالی کی کتاب الاذکار ہونی چاہیے یہ دعاؤں کی مطول کتاب ہے، اور اگر وہ مختصر کتاب چاہتا ہے تو پھر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کی کتاب " الکلم الطیب " جس کی تحقیق علامہ البانی رحمہ اللہ نے کی ہے اپنے پاس رکھے.

اللہ تعالی سب پر رحم فرمائے.

واللہ اعلم .